فون نمبر ۹

REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم شنبہ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۰/۱۵ | ۱۵ وفا ۱۳۴۰ ہش | ۱۵ جولائی ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۶۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

نخلہ ۱۳ جولائی بوقت ۱۰ بجے صبح

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

صدر کینیڈی تصفیہ کشمیر کیلئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرنے پر آمادہ ہو گئے

ایوب کینیڈی بات چیت مکمل ہو گئی — صدر پاکستان آج نیویارک پہنچ رہے ہیں۔

واشنگٹن ۱۴ جولائی۔ کل صدر ایوب اور صدر کینیڈی کے درمیان بات چیت کا تیسرا اور آخری دن تھا۔ اور اب یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ صدر ایوب امریکہ کے صدر کینیڈی کو پاکستان کے سیاسی اور اقتصادی مسائل کی صحیح نوعیت سمجھانے میں کامیاب رہے ہیں۔ اگر اس سے پاکستان امریکی تعلقات میں کوئی انقلاب نہیں آ جائے گا۔ نہ ہی امریکہ بھارت کی مالی اور بوقت ضرورت فوجی امداد سے باز آئے گا۔ لیکن یہ حقیقت امریکہ پر واضح ہو گئی کہ پاکستان کی دوستی چند کروڑ ڈالروں کے عوض خریدی نہیں جا سکتی۔ اسے دوستی کے عوض دوستی ہی دینی پڑے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ کشمیر کے سوال پر صدر ایوب اور صدر کینیڈی کے درمیان ہر روز بات چیت ہوتی رہی ہے۔ مسٹر کینیڈی تنازعہ کشمیر کے منصفانہ حل کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرنے پر تیار ہیں۔ لیکن انہیں یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ وہ کہاں اور کس طرح کر سکتے ہیں۔

صدر ایوب اپنے دورہ امریکہ کے پہلے تین روز مکمل کرنے کے بعد آج صبح نیویارک روانہ ہو رہے ہیں۔ نائب صدر جانسن نے کل اخباری نمائندوں کو بتایا کہ صدر ایوب سے بات چیت بڑی نتیجہ خیز اور ہر لحاظ سے مکمل رہی۔ خیال ہے آج یا کل کینیڈی ایوب بات چیت کے متعلق مشترکہ اعلان جاری ہو گا۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق سیاسی اور سفارتی حلقوں نے کل ایوب کینیڈی مذاکرات کے دوسرے دور کے بعد یہ امید ظاہر کی کہ جمعہ کی صبح کو جب صدر ایوب واشنگٹن سے نیویارک روانہ ہوں گے، تو امریکہ کی خارجہ پالیسی کے کچھ پہلوؤں کے بارے میں ان کی بہت سی غلط فہمیاں اور اندیشے دور ہو چکے ہوں گے۔ کل کی بات چیت میں زیادہ تر اقتصادی مسائل زیر بحث آئے۔ امریکہ نے اقتصادی امداد کی واضح تجاویز پیش کی ہیں۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے اقتصادی معاملات کے بارے میں کل بات چیت پر اظہار اطمینان کیا۔

پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام کی امریکہ کے نامور سائنسدانوں سے ملاقاتیں

ان ملاقاتوں کا مقصد پاکستان کے سائنسی منصوبوں کے لئے امریکی امداد حاصل کرنا ہے —

واشنگٹن ۱۴ جولائی۔ پاکستانی سائنسدان پروفیسر عبد السلام نے کل وائٹ ہاؤس کے مشیر مسٹر ڈاکٹر ڈوسٹو اور صدر امریکہ کے سائنسی امور کے اعلیٰ مشیر پروفیسر ویزنر اور نیشنل فونڈیشن کے ڈائرکٹر ڈاکٹر واٹرمین سے ملاقات کی۔ پروفیسر عبد السلام کو صدر پاکستان کی پارٹی میں شامل کر لیا گیا ہے۔ پروفیسر عبد السلام کل اٹامک انرجی کمیشن کے چیئرمین سے ملاقات کرنے والے تھے۔ پروفیسر عبد السلام نے بتایا کہ پاکستان میں زراعت، ادویات، آبپاشی اور ایٹمی قوت کی تجربہ گاہیں قائم کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ پروفیسر عبد السلام کی ان ملاقاتوں کا مقصد پاکستان کے سائنسی منصوبوں کے لئے امریکی امداد حاصل کرنا ہے۔ ڈاکٹر سلام نے مزید بتایا کہ وہ ایٹمی قوت کا ری ایکٹر قائم کرنے کے منصوبے کے لئے بڑے پیمانے پر امداد حاصل کرنے کے امکانات کا جائزہ لے رہے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت یابی کے لئے اجتماعی دعا کی تحریک

— حضرت مولوی محمد دین صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ —

بعض احباب کی طرف سے یہ تحریک موصول ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے جہاں احباب مقامی طور پر متفرق اوقات میں اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کرتے ہیں وہاں یہ صورت بھی پیدا کی جائے کہ کسی معین تاریخ اور وقت پر تمام احباب جماعت اپنی اپنی جگہ جمع ہو کر حضور کی صحت کے لئے دعا کریں اور اس طرح اجتماعی دعا ہو۔

اس بارہ میں غور کیا گیا ہے چونکہ اکثر مقامات کے درمیان فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے ان کے اوقات میں بھی فرق پڑ جاتا ہے۔ اور اس طرح دنیا میں جو وقت مقرر ہو اس کے مطابق دوسرے مقامات کے لئے صحیح طور پر یہ تعین کرنا مشکل ہے کہ وہاں اس وقت کیا وقت ہو گا۔ اس لئے اس بارہ میں قابل عمل صورت تجویز کرنی مشکل ہے۔ البتہ یہ تحریک کی جاتی ہے کہ تمام احمدی جماعتیں اپنے اپنے ہاں مغرب کی نماز کی آخری رکعت کے دوسرے سجدہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور الحاح و تضرع کے ساتھ دعا کریں۔

اگر جماعتیں اس طور پر دعا میں التزام اور دوام پیدا کریں۔ تو اس طرح اجتماعی دعا کی غرض حاصل ہو جاتی ہے کہ رات اور دن کے ہر لحظہ میں کرہ ارض کے کسی نہ کسی خطہ کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے عاجزانہ دعا اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچتی رہے گی۔

امید ہے جماعتوں کو دعا کے لئے اس طرح توفیق ملنے سے اللہ تعالےٰ کی رحمت جوش میں آ کر حضور کی صحت کے لئے فیضان الٰہی جاری ہو جائے گا۔ امید ہے جماعت کے دوست اس تجویز کو اپنے اپنے ہاں پوری پابندی کے ساتھ اپنائیں گے۔ اور اس سلسلہ کو چالیس دن تک جاری رکھیں گے۔ ہر مغرب کی نماز سے قبل امام صاحب مقتدیوں کو بتا دیا کریں کہ آخری رکعت کے آخری سجدہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دعا ہو گی۔

(قائمقام ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ جولائی ۶۱ء

آزادیٔ ضمیر، عیسائیت اور مسیح موعود علیہ السلام

ذیل میں ہم ایک واقعہ لاہور کے ایک روزنامہ سے جو اسلامیات کے عنوان کے تحت شائع ہوا ہے نقل کرتے ہیں:-

"حضرت امام ابوحنیفہ کے شاگرد رشید حضرت امام محمد اور خلیفہ ہارون الرشید کے تعلقات نہایت خوش گوار تھے۔

ہارون الرشید نے ایک دفعہ سوال کیا کہ فاروق اعظمؓ نے بنی تغلب سے اس شرط پر مصالحت کی تھی کہ وہ اپنی اولاد کو عیسائی نہیں بنائیں گے وہ اس شرط پر قائم نہ رہے اور انہوں نے اپنی اولاد کو عیسائی بنا لیا۔ کیا معاہدہ کی اس خلاف ورزی کی بنا پر بنی تغلب سے مواخذہ کرنا جائز ہے۔

امام محمد نے فرمایا کہ بنی تغلب نے شرط واقعی پوری نہیں کی۔ لیکن حضرت عثمانؓ نے ان سے کوئی مواخذہ نہیں کیا۔ بعد کے خلفا نے بھی اس مسئلے کو نہیں چھیڑا۔ ظاہر بات ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے پاس جو علم تھا وہ ان لوگوں میں سے ایک کے پاس بھی نہیں جو اپنے علم و فضل کا زعم رکھتے ہیں اور ان کے پاس اقتدار بھی ہے اس لئے اب بنی تغلب سے محاسبہ درست نہ ہوگا۔

امام محمد کا جواب سن کر خلیفہ خاموش ہو گیا۔"

اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ اسلام آزادیٔ ضمیر کا کہاں تک خیال رکھتا ہے۔ امام محمد کے جواب سے جو امر واضح ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ اور آپ کے بعد کے خلفا یقیناً علم دین میں بھی ان کے عہد کے خلفا جن میں ہارون الرشید بھی شامل ہے بڑھ کر تھے۔ اور اقتدار میں جو ان کی حیثیت تھی وہ بھی ان کے خلیفہ ہونے سے ظاہر ہے اگر بنی تغلب سے ایسا معاہدہ توڑنے کا اسلام کے رو سے کوئی مواخذہ ہو سکتا تو وہ یقیناً اس سے درگذر نہ کرتے۔

یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس سے اسلامی تعلیمات کی سپرٹ پر روشنی پڑتی ہے یقیناً یہ لوگ ہمارے زمانے کے لوگوں سے تو زیادہ ہی اسلام پسند تھے۔ کیا یہ حیرت نہیں ہے کہ پچھلے دنوں جب پاکستان میں عیسائیت کی تبلیغ کے متعلق شور برپا ہوا تھا تو بعض اہل علم حضرات نے عیسائیت کو پاکستان میں روکنے کے لئے ایسی تجاویز پیش کی تھیں جو مداخلت فی الدین کی حد تک جاتی تھیں۔

یہ امر واضح ہے کہ خلیفہ ہارون الرشید اور اس کے عہد کے علما خاص کر امام محمد ہمارے موجودہ اہل علم حضرات کی نسبت علم دین سے کہیں زیادہ ہی واقف کار تھے اور امام محمد علیہ الرحمۃ کا یہ فیصلہ تھا کہ خواہ کسی قوم سے دین کے بارہ میں کوئی معاہدہ ہی کیوں نہ ہوا ہو اگر وہ قوم اس معاہدہ کی تکمیل نہیں کرتی تو پھر بھی اس سے معاہدہ کی بنا پر بھی مواخذہ نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ بغیر کسی معاہدہ کے غیر دین اختیار کرنے یا غیر دین کی تبلیغ پر ایسی روکیں لگائی جائیں جو جبر کے مترادف ہوں۔

آج بعض حضرات پاکستان میں عیسائیت کی ترقی پر بڑے جز بز ہوتے ہیں۔ جہاں تک مسلمانوں کے احساس کا تعلق ہے صحیح ہے اور کسی مسلمان کو گوارا نہیں ہونا چاہیئے لیکن ہم عیسائیت کو روکنے کے لئے اسلامی شریعت کے حدود سے باہر نہیں جا سکتے اور کوئی ایسا اقدام نہیں کر سکتے جس کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔

ہندوستان میں عیسائیت نے اسی وقت سے قدم جمانے شروع کر دئے تھے۔ جب انگریزوں نے ہندوستان پر اپنی حکومت قائم کر لی تھی۔ بلکہ اس سے بھی پہلے ہندوستان میں عیسائی پادریوں نے جگہ بہ جگہ اپنے مشن قائم کرنے شروع کر دئے تھے۔ مسلمان اہل علم حضرات کو اس کا علم تھا اور بعض نے ان کا مقابلہ بھی کیا۔ لیکن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کو شروع ہی سے نہایت اہمیت دی۔ آپ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کا علم دیا گیا تھا۔ کہ یہ معاملہ چند پادریوں کا نہیں ہے بلکہ اس وقت عیسائیت الحاد کے ساتھ اسلام پر اپنی پوری طاقتوں کے ساتھ حملہ آور ہوئی ہے۔ اس کا مقابلہ کرنا نہایت ضروری ہے چنانچہ آپ نے اپنی بعثت کی غرض ہی یہ بتائی ہے کہ اس فتنۂ آخرالزمان کے مقابلے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسیح الزمان بنا کر بھیجا ہے۔

آپ نے قلم کے ذریعہ جو عظیم الشان جہاد الحاد اور عیسائیت کے خلاف کیا ہے۔ دراصل آپ کی سوانح حیات کی سب سے بڑی اہم داستان وہی ہے۔ ذیل میں ہم ایک مختصر سا حوالہ آپ کے کلام سے درج کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ آپ کے دل میں اسلام کے لئے کیا تڑپ تھی اور الحاد اور عیسائیت کے خلاف یہ کتنا جوش تھا۔ فھو ھذا

"مجدد جو آیا کرتا ہے وہ ضرورت وقت کے لحاظ سے آیا کرتا ہے نہ استنجے اور وضو کے مسائل بتلانے۔ خدا جو مدبر اور حکیم خدا ہے کیا وہ نہیں دیکھتا کہ دنیا پر طبیعات اور فلسفہ کی زہریلی ہوا چلی ہے جس نے ہزارہا انسانوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ صلیب پرست عیسائیوں نے کس کس رنگ میں لکھوکھا روحوں کو خدا سے دور پھینک دیا ہے۔ تو پھر کیا اس وقت ایسے مجدد کی ضرورت نہ تھی جو کسر صلیب کرے اور دلائل و بینات سے دکھا دے کہ صلیبی مذہب میں حقانیت کا نور نہیں اور ایک لکڑی پر ایمان لا کر انسان نجات کا وارث نہیں ٹھیر سکتا۔ آئے دن پچاس پچاس ہزار اور ایک ایک لاکھ اشتہار چھاپ چھاپ کر یہ لوگ تقسیم کرتے ہیں اور ٹڈی دَل کی طرح عود تیں۔ بچے۔ جوان۔ بوڑھے لگے ہوئے ہیں کہ کسی طرح اسلام پر حملہ کریں۔ اس وقت اسلام پر وہ حملہ ہوا ہے جس کی انتہا نہیں۔ ادھر خدا کا یہ وعدہ کہ انا لہٗ لحافظون اور ادھر ان نا عاقبت اندیش معترضین کی یہ دانائی کہ اسلام میں حفاظتِ دین کے لئے معرفت کا نور لے کر کوئی نہیں آیا بلکہ دجال آیا ہے۔ افسوس! صد افسوس!! آہ! صد آہ!!

یہی تو وقت تھا کہ خدا اپنی نصرت اور تائید کا روشن ہاتھ دکھاتا۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اس نے دکھایا اور وہ اپنی چمکار دکھائے گا۔ اور مخالفوں کو شرمندہ کر کے بتلا دے گا۔ کہ آنے والے نے آکر کیا بنایا۔"

(الحکم جلد ۳ نمبر ۱۸ صفحہ ۱ پرچہ ۱۹ رمئی ۱۸۹۹ء)

حضور علیہ السلام نے اپنی اسی تقریر میں جو آپ نے ۱۲ ر اپریل ۱۸۹۹ء میں قبل مغرب فرمائی ان لوگوں کا جواب دیا ہے جو اعتراض کرتے ہیں کہ اگر آپ مسیح موعود ہیں اور احیاء و تجدید اسلام کے لئے مبعوث ہوئے ہیں تو بتائیں آپ نے کیا بنایا ہے بعض لوگ تو ہر بات سے آنکھیں بند کر کے یہ اعتراض کر دیتے ہیں اور وہ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ ان کے اعتراض کی زد کہاں جا کر پڑتی ہے چنانچہ مولانا ابوالحسن ندوی صاحب نے بھی یہ اعتراض کیا ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے آکر کیا کیا ہے اور فرمایا ہے کہ فتنۂ الحاد پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گیا ہے۔ آپ کا یہ اعتراض دراصل اسلام پر وارد ہوتا ہے۔ اگر فتنہ بڑھ گیا ہے تو اعتراض یہ ہے کہ پھر اسلام نے آکر کیا کیا۔

یہ اعتراض اجتماعی نفسیات سے لاعلمی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دعوےٰ کیا تھا اس وقت کفر بظاہر اتنے جوش میں نہیں آیا تھا جتنا کہ بعد میں مثلاً جنگ خندق کے وقت آیا تھا۔ بات یہ ہے کہ کفر انسانوں کی فطرت میں اتنا رچا ہوا اور اتنا گہرا ہو جاتا ہے کہ اعلائے حق کے آغاز میں اس کو احساس ہی نہیں ہوتا لیکن جوں جوں حق کی قوت علانیہ بڑھتی نظر آتی ہے کفر بھی اپنے پورے سامانوں سے میدان میں نکل آتا ہے اور بادی النظر میں معلوم ہوتا ہے کہ اعلائے کلمۃ الحق سے کفر زیادہ ہو گیا ہے حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا بلکہ آگے جہاں کفر جمود میں ہوتا ہے حق کی ضرب پڑنے سے چونک اٹھتا ہے اور اپنی تمام طاقتیں جمع کر کے مقابلہ کے لئے نکل آتا ہے۔ کوتہ بیں سمجھتے ہیں کہ اعلائے کلمۃ الحق کا الٹا اثر ہوا ہے حالانکہ اگر وہ غور سے دیکھیں تو حق حقیقت میں کفر کو دبا رہا ہوتا ہے۔ چنانچہ آج بھی یہی ہوا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریک تجدید و احیائے دین آہستہ آہستہ مگر یقینی قدم کے ساتھ آگے آگے بڑھ رہی ہے۔ کفر جو پہلے مطمئن تھا اس یورش سے چونک پڑا ہے کوتہ بینوں کو بظاہر یہی نظر آتا ہے کہ کفر ترقی کر گیا ہے حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوا بلکہ اب وہ اس لئے نمایاں ہو گیا ہے کہ حق نے اس کو کاری ضرب لگائی ہے اور وہ زخمی ہو کر اس شیر کی طرح ڈکار رہا ہے جس کو ماہر شکاری کی گولی لگ جاتی ہے۔

تحریک احمدیت نے الحاد اور عیسائیت کا یہی حال کیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی ایک اصولی وجہ بیان فرمائی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"یہ کتاب (مسیح ہندوستان میں) جو لکھی گئی ہے جب شائع ہوگی تو ان لوگوں کو بھی پتہ لگ جاوے گا جو بار بار اعتراض کرتے ہیں کہ آکر کیا بنایا؟ میں حیران ہو جاتا ہوں جب اس قسم کے اعتراض سنتا ہوں۔ کیا پھونک مار کر کچھ بنا دیا جاتا؟ مگر یہ لوگ دیکھیں گے اور خدا تعالےٰ نمایاں طور پر دکھا دے گا کہ کیا بنایا ہے۔ کاش یہ لوگ موجودہ حالت وقت پر غور کرتے۔ صدیٔ

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ پر)

جماعت احمدیہ کے نئے مرکز ربوہ میں منعقدہ پہلے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعض اہم ارشادات

فرمودہ ۱۶ر اپریل ۱۹۴۹ء بمقام ربوہ

— قسط نمبر ۳ —

یہ بھی یاد رہے کہ جو لوگ آئندہ ربوہ آئیں وہ حتی الوسع ریل کے ذریعہ آئیں اور ریل کے ذریعہ جائیں۔

ریلوے کے حکام

نے ہمارے ساتھ بہت اچھا تعاون کیا ہے۔ اور ربوہ میں اُس وقت ریلوے سٹیشن بنایا جب یہاں کوئی مکان نہیں تھا۔ یہ عمارتیں وغیرہ جو اب بنی ہوئی ہیں۔ یہ ہم نے چند دنوں میں بنائی ہیں۔ اور یہ بھی محض چھپر ہیں۔ ریلوے کے حکام نے نہایت فراخدلی سے یہ جانتے ہوئے کہ جہاں اس جماعت کا مرکز ہوگا ریل گھاٹے میں نہیں رہے گی۔ یہاں اسٹیشن کھول دیا ہے۔ اور آئندہ ان کا ارادہ اسے مستقل اور اہم سٹیشن بنانے کا ہی۔ انہوں نے حکام بالا کی منظوری کے بغیر بامید منظوری یہ سٹیشن بنایا ہے۔ اور اب انہیں دکھانا ہوگا کہ ہم نے یہاں سٹیشن کھولنے میں غلطی نہیں کی۔ بلکہ اس میں پاکستان کا فائدہ تھا اگر جماعت کے دوست یہاں بار بار نہ آئیں گے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ

ریلوے کی آمدنی

کم دکھائی جائیگی۔ اور حکام بالا اعتراض کریں گے کہ محض خیالات پر بنیاد قائم کر کے یہاں سٹیشن کھول دیا گیا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم کسی اور ذریعہ سے سفر نہ کرو۔ ضرورت کے وقت دوسرے ذرائع سے بھی سفر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جہاں تک ممکن ہو ریلوے کے ذریعہ سفر کیا جائے۔ میں نے خود اپنے سب گھر والوں کو ریل کے ذریعہ بھیجا ہے۔ اور خود موٹر پر آیا ہوں۔ کیونکہ اس دن میری ایک دعوت تھی۔ جو یونیورسٹی کی طرف سے کی گئی تھی۔ اور وہاں مجھے کئی دوسرے لوگوں سے ملنے کا موقعہ مل سکتا تھا۔ میں اس دعوت پر چلا گیا۔ اور پھر موٹر کے ذریعہ یہاں آیا۔ پس میرا یہ مطلب نہیں کہ خواہ کچھ بھی ہو۔ آپ لوگ صرف ریلوے کے ذریعہ سفر کریں۔ بلکہ

میرا مطلب یہ ہے

کہ جہاں تک ممکن ہو دوست ریلوے کے ذریعہ سفر کریں۔ میں نے تمام گھر والوں کو ریل کے ذریعہ یہاں بھیجا تھا۔ گو موٹر کے ذریعہ آنے میں شاید تیسرا حصہ خرچ ہوتا۔ میں نے یہی سوچا کہ فائدہ اسی میں ہے کہ میں انہیں ریل کے ذریعہ بھیجوں۔ تا ریلوے کے وہ حکام جنہوں نے ہم سے تعاون کرتے ہوئے یہاں اسٹیشن کھولا ہے بدنام نہ ہوں

ہمارا یہ بھی ارادہ ہے

کہ سٹیشن کو اسی صورت پر ہی قائم نہ رکھا جائے بلکہ اسے بڑھایا جائے۔ اور بڑا اسٹیشن بنایا جائے۔ اب ڈاک خانہ والوں کے بھی آدمی آئے ہیں اور وہ بھی یہاں ڈاک خانہ کھولنے کے لئے تیار ہیں اور اگر بات پختہ ہوگئی۔ تو پھر منی آرڈروں کے آنے جانے اور دوسری ڈاک میں بھی سہولت پیدا ہو جائے گی اور دوسرے لوگوں سے ہمارے تعلقات زیادہ اچھے ہو جائیں گے۔ پس

جماعت کو چاہیئے

کہ وہ کثرت سے ربوہ آنا جانا شروع کر دے۔ اور پھر وہ ریل کے ذریعہ سفر کرے سوائے کسی مجبوری کے یا سوائے اس کے کہ انہیں ریل کے ذریعہ سفر کرنے میں نقصان ہوتا ہو اس کے بعد میں اس کڑی کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جو ربوہ کے قیام کے متعلق ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے میں اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہندوستان میں جب انگریز کا راج تھا اور ہم اس کی رعایا تھے۔ اس وقت حکومت میں ہمارا کوئی دخل نہیں تھا۔ اب پاکستان بن چکا ہے اور حکومت جہاں قومی ہے وہاں ہماری محسن بھی ہے۔ اس لئے ہم پر اب پہلے سے زیادہ فرض ہے کہ اس کی حفاظت اور مضبوطی کے لئے کوشش کریں اور حفاظتیں خالی نعروں سے نہیں ہوا کرتیں صرف منہ سے یہ کہہ دینا کہ ہم

اپنے ملک کی حفاظت

کریں گے۔ اور پاکستان زندہ باد کا نعرہ لگا دینا اس بات کا یقین نہیں دلاتا۔ کہ پاکستان کی واقعہ میں حفاظت کی جائے گی۔ خالی نعروں سے پاکستان زندہ نہیں ہوگا۔ وہ زندہ اسی وقت ہوگا۔ جب آپ لوگ ملک کی خاطر موت کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ جب تک آپ خود مردہ باد نہیں ہو جاتے۔ پاکستان زندہ باد کس طرح ہو سکتا ہے۔ اگر آپ منہ سے

پاکستان زندہ باد

کے نعرے لگائیں اور جب اس کی حفاظت کا سوال آئے۔ تو کہدیں ہم اس کے ذمہ دار نہیں۔ تو پاکستان زندہ باد کس طرح ہو سکتا ہے۔ پاکستان اسی وقت زندہ باد ہوگا۔ جب آپ موت کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ اور مرنے کے بھی ڈھنگ ہوتے ہیں۔ سارے لوگ مرنا بھی نہیں جانتے۔ کہتے ہیں کسی مجلس میں ایک ڈاکٹر اور ایک اناڑی طبیب دونوں بیٹھے تھے۔ کہ

طب کا ذکر

شروع ہوگیا۔ اناڑی طبیب کے متعلق ڈاکٹر نے کہا کہ اسے طب نہیں آتی۔ یونہی اس نے علاج کرنا شروع کیا ہوا ہے۔ اس پر اناڑی طبیب نے کہا جناب یہ باتیں تو ہوتی رہتی ہیں۔ آپ کا علم بھی ہم نے دیکھ لیا کہ وہ کتنا وسیع ہے۔ میرے بھی کئی مریض بچتے ہیں۔ آپ کے بھی کئی مریض بچتے ہیں۔ میرے بھی کئی مریض مرتے ہیں، اور آپ کے بھی کئی مریض مرتے ہیں۔ یا تو کہیں کہ آپ کا مریض مرتا ہی نہیں۔ ڈاکٹر ہوشیار آدمی تھا۔ اس نے کہا میرے مریض بچتے بھی ہیں اور مرتے بھی ہیں۔ لیکن تمہارے مریض بچتے ہیں تو وہ اتفاقی طور پر بچ جاتے ہیں۔ اور میرے مریض بچتے ہیں۔ تو وہ

میرے علم کے ماتحت

بچتے ہیں۔ اور پھر میرے مریض مرتے ہیں تو قانون قدرت کے ماتحت مرتے ہیں لیکن تمہارے مریض جہالت کی وجہ سے مرتے ہیں۔ ورنہ موت تو ٹل نہیں سکتی۔ غرض مرنے کا بھی ایک فن ہوتا ہے۔ اور مارنے کا بھی ایک فن ہوتا ہے۔ اور جس شخص کو یہ دونوں فن نہ آتے ہوں وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ وقت آنے پر میں

پاکستان کی حفاظت

کروں گا اور اسے دشمن سے بچاؤں گا۔

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حکومت کی شکرگزاری اور فرمانبرداری ہمارا فرض ہے

"اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا کی اطاعت کریں۔ دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ خدا تعالیٰ ہمیں صاف تعلیم دیتا ہے کہ جس بادشاہ کے زیر سایہ امن کے ساتھ بسر کرو۔ اس کے شکرگزار اور فرمانبردار بنے رہو۔ . . . . سو اگر ہم سرکشی کریں۔ تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں۔ اس صورت میں ہم سے زیادہ بددیانت کون ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے قانون اور شریعت کو ہم نے چھوڑ دیا۔"

(شہادۃ القرآن صفحہ ۸۱)

"خدا تعالیٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے۔ جیسا کہ اس کا شکر کرنا۔ سو اگر ہم گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کریں۔ یا کوئی شر اپنے ارادہ میں رکھیں۔ تو ہم نے خدا تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کیا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا شکر اور کسی محسن گورنمنٹ کا شکر جس کو خدا تعالیٰ اپنے محسن بندوں کو بطور نعمت کے عطا کرے۔ در اصل یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں۔ اور ایک دوسری سے وابستہ ہیں۔ اور ایک کو چھوڑنے سے دوسرے کو چھوڑنا لازم آجاتا ہے۔"

(شہادۃ القرآن صفحہ ۸۰)

کرنے تھے۔ کوئی بادشاہ تھا اس نے اپنے وزیروں کو بلایا اور ان سے دریافت کیا کہ فوج پر کیا خرچ ہوتا ہے۔ وزیروں نے بتایا کہ مثلاً فوج پر پچاس لاکھ یا ساٹھ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے۔ بادشاہ نے کہا اتنا روپیہ یونہی فوج پر برباد کیا جا رہا ہے یہ تو بیوقوفی کی بات ہے۔ وزیروں نے کہا بادشاہ سلامت پہلے سے یہی ہوتا چلا آیا ہے۔ بادشاہ نے کہا یہ بیوقوفی کی بات ہے فوج پر اتنا روپیہ خرچ نہیں کرنا چاہیئے۔ رعایا میں کا کیا ہے یہ قصاب جو روزانہ جانور ذبح کرتے ہیں کیا یہ فوج کا کام نہیں دے سکتے۔ جب لڑائی کا موقعہ آیا ہم انہیں محاذ پر بھیج دیں گے چنانچہ

ملک کی فوج

برخواست کر دی گئی۔ اور تمام قصابوں کو یہ کہہ دیا گیا کہ وہ وقت آنے پر لڑائی کے لئے تیار رہیں۔ ہمسایہ بادشاہ نے جب یہ دیکھا کہ اس ملک کا بادشاہ اتنا عقلمند ہے کہ اس نے اپنی فوج کو برخواست کر دیا ہے اور قصابوں کو لڑائی کے لئے تیار رہنے کا حکم دیا ہے تو وہ اپنی فوجیں لے کر اس ملک پر چڑھ آیا۔ قصابوں کو حکم دے دیا گیا کہ وہ لڑائی کے لئے چل پڑیں۔ اس پر تمام قصاب اپنی چھریاں تیز کر کے لڑائی کے لئے چل پڑے پانچ چھ منٹ کی لڑائی کے بعد ہی وہ بھاگتے ہوئے بادشاہ کے پاس آئے اور شور مچانا شروع کر دیا کہ بادشاہ سلامت فریاد! فریاد! فریاد! بادشاہ اس انتظار میں تھا کہ لڑائی کے متعلق کوئی خوشی کی خبر آئے۔ وہ قصاب جب چلاتے ہوئے دربار میں آئے تو بادشاہ نے پوچھا یہ کیا؟

قصابوں نے جواب دیا

بادشاہ سلامت! ہم ایک آدمی کو دو تین مل کر پکڑ لاتے ہیں اور قبلہ رخ کر کے بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر نہایت استادی سے ذبح کرتے ہیں۔ مگر اتنے میں دشمن ہمارے بیس بیس آدمی مار دیتا ہے بھلا یہ بھی کوئی استادی ہے۔ ابھی وہ یہی باتیں کر رہے تھے کہ فوج آ پہنچی اور بادشاہ قید ہو گیا۔ غرض کوئی کام بے سکیم کے نہیں ہو سکتا۔ اگر بے سکیم ہو سکتا۔ تو پھر قصابوں کے بعد ملک میں کسی فوج کی کیا ضرورت تھی۔ وقت آتا۔ تو تمام قصاب نیشنل گارڈ ہوم گارڈ اور فوج میں بھرتی کر لئے جاتے کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اسی طرح ملک کی حفاظت ہو جائے گی۔ تم یقیناً یہی کہو گے کہ اس طرح ملک کی حفاظت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کہ قصاب لڑائی کے فن سے واقف نہیں۔ جب تک کوئی لڑائی کے فن سے واقف نہیں۔ جب تک کوئی لڑائی کے فن سے واقف نہ ہو۔ وہ لڑائی میں مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ اس لئے خواہ کچھ بھی ہو پاکستانیوں کو چاہیئے کہ وہ

ملک و ملت کی حفاظت

کے لئے فوج میں بھرتی ہوں اور اسی طرح اپنے ملک کی حفاظت کا صحیح طریق سیکھیں۔ میں آپ لوگوں کو سمجھانے کے لئے ایک اور مثال بھی دے دیتا ہوں۔ کہتے ہیں کوئی پٹھان تھا اس نے اپنی مونچھیں اونچی کر لیں اور اعلان کر دیا کہ میرے سوا کسی اور کو مونچھیں اونچی کرنے کا حق حاصل نہیں۔ اگر کسی نے مونچھیں اونچی کیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ شہر والوں نے اپنی مونچھیں نیچی کر لیں اور وہ پٹھان جس کسی کی مونچھیں اونچی دیکھ لیتا وہ اس کے کان پکڑ لیتا۔ اور دوسرا شخص کہتا نہیں خانصاحب غلطی ہو گئی۔ اور اپنی مونچھیں نیچی کر لیتا۔ سب شہر والے تنگ آ گئے۔ انہوں نے اس پٹھان کو سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ نہ مانا اور اسی بات پہ مصر رہا کہ مونچھیں اونچی کرنے کا اس کے سوا اور کسی کو حق حاصل نہیں۔ شہر میں کوئی غریب امن پسند آدمی تھا وہ عقلمند تھا۔ جب اس نے دیکھا کہ شہر والوں کو اس پٹھان نے تنگ کیا ہوا ہے تو اس نے بھی مونچھیں رکھ لیں

وہ سارا دن گھر بیٹھا رہتا

اور مونچھوں پر تیل ملتا رہتا۔ جب اس کی مونچھیں بڑی ہو گئیں تو اس نے تلوار نکالی اور باہر نکل کر بازار میں ٹہلنا شروع کر دیا۔ اتنے میں وہ خانصاحب آ گئے اور جب اسے دیکھا کہ اس نے مونچھیں اونچی کی ہوئی ہیں۔ تو تلوار نکال لی اور کہا ہمارے سوا مونچھیں اونچی رکھنے کا کسی کو حق حاصل نہیں۔ اس آدمی نے کہا کیا تم نے مونچھیں رجسٹرڈ کروا رکھی ہیں۔ تم کون ہوتے ہو اونچی مونچھیں رکھنے والے۔ اس پٹھان نے کہا

ہم نے اعلان کیا ہوا ہے

کہ ہمارے سوا کسی اور کو اونچی مونچھیں رکھنے کا حق حاصل نہیں۔ اور جو شخص اونچی مونچھیں رکھے گا میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ اگر تم مونچھیں نیچی نہیں کرتے تو آؤ مقابلہ کر لو۔ اس پر اس نے تلوار کھینچ لی اور اس شخص نے بھی تلوار نکال لی۔ اور کہا خان تمہارا تو حق ہے کہ تم میرے ساتھ لڑائی کرو اور میرا بھی تمہارے ساتھ لڑائی کروں گا لیکن اس میں ہمارے بیوی بچوں کا کیا قصور ہے۔ نہ میرے بیوی بچوں کا کوئی قصور ہے اور نہ تمہارے بیوی بچوں کا کوئی قصور ہے۔ اب اگر تم نے مجھے مار دیا یا میں نے تجھے مار دیا تو

یہ بہت بڑا ظلم ہو گا

ہمارے بیوی بچوں کی کون نگرانی کرے گا میں پھر کہتا ہوں کہ میں ضرور لڑائی کروں گا۔ لیکن پہلے تم بھی اپنے بیوی بچوں کو مار آؤ اور میں بھی اپنے بیوی بچوں کو مار آتا ہوں۔ پٹھان نے کہا یہ درست ہے۔ چنانچہ وہ اپنے بیوی بچوں کو مارنے کے لئے گھر چلا گیا۔ مگر دوسرا شخص وہیں ٹہلتا رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد پٹھان واپس آیا اور اس نے کہا اٹھو میں اپنے بیوی بچوں کو مار آیا ہوں آؤ اور مجھ سے مقابلہ کر لو۔ اس شخص نے کہا کیا تم اپنے بیوی بچوں کو مار آئے ہو۔ پٹھان نے کہا ہاں۔ اس پر اس شخص نے کہا اگر تم اپنے بیوی بچوں کو مار آئے ہو تو میں شکست مانتا ہوں اور اپنی مونچھیں نیچی کر لیتا ہوں۔ اب دیکھو اس شخص نے عقل کی بات تو کر لی لیکن یہ فرد کا مقابلہ تھا

قوموں کے ساتھ مقابلہ کرنے کیلئے

حکومت کے منشاء کے مطابق فوجی فنون سیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر تم دوسری قوموں کے سامنے اپنا سر بلند رکھنا چاہتے ہو تو تمہارے لئے ضروری ہو گا کہ تم جنگ کے فنون سیکھو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فنون جنگ سیکھنے کا اتنا شوق تھا کہ آپ صحابہ رضا کے دو گروہ بنا کر ان کی آپس میں تیر اندازی کروایا کرتے تھے۔ احادیث میں آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ آپ نے صحابہؓ کو اکٹھا کیا۔ اور ان کی

دو پارٹیاں بنا دیں

آپؐ نے چاہا کہ میں خود بھی ایک پارٹی میں شامل ہو جاؤں۔ اس پر دوسری پارٹی نے کمانیں نیچے جھکا دیں اور کہا۔ ہم اس طرف تیر نہیں چلا سکتے جدھر آپؐ ہوں۔ بہرحال اس سے ثابت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس قدر شوق تھا کہ آپؐ خود جنگ کی مشقیں کرواتے رہتے تھے حتیٰ کہ

بخاری میں ایک روایت

آتی ہے کہ ایک دفعہ مسجد نبویؐ میں بعض حبشیوں نے جنگی کرتب دکھائے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دروازے میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کا

ارشاد

"الفضل" ایک جماعتی اخبار ہے اور تربیت اور اصلاح کے لئے بہت ممد ہے۔ دوستوں کو اس کی "ایجنسیاں" کھولنی چاہئیں اور اس کی خریداری کو بڑھانا چاہیئے"

(الفضل ۱۳ جولائی ۱۹۶۱ء) (مینجر الفضل)

کامیابی

الحاج مولوی محمد صدیق صاحب فاضل امرتسری سابق مبلغ لائبیریا حال ربوہ نے پرائیویٹ طور پر بی۔ اے (انگلش) کا امتحان دیا تھا۔ الحمدللہ کہ وہ اس امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ان کی یہ کامیابی سلسلے کے لئے اور خود ان کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔ (خواجہ خورشید)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے!

کھڑے ہو گئے اور حضرت عائشہ رضؓ سے فرمایا تم میرے کندھوں میں سے سر نکال کر دیکھ لو آپ فرماتی ہیں۔ اس طرح میری شکل نظر نہیں آتی تھی۔ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کندھوں میں سے فنون جنگ دیکھتی رہی۔ حتیٰ کہ آپؐ نے فرمایا عائشہ رضؓ کیا تم تھک گئی

بقیہ پس

آپ لوگوں کو چاہیئے

کہ جہاں جہاں موقعہ ملے حکومت کے منشاء کے مطابق فنون جنگ سیکھنے کی کوشش کرو۔ اگر پاکستان پر کبھی حملہ ہوا اور لڑائی ہو گئی۔ تو جو لوگ فنون جنگ سے واقف ہوں گے وہ اپنے ملک کی حفاظت کے لئے فوج کے ساتھ مل کر مارچ کر سکیں گے لیکن اگر تم فنون جنگ نہیں سیکھو گے تو کیا تم صرف نعرے ہی مارتے رہو گے۔ تم کس منہ سے اپنی اولاد کے سامنے اپنا سر اونچا رکھ سکو گے۔ تم کس منہ سے اپنے ہموطنوں کے سامنے سر اونچا رکھ سکو گے۔ تم کس طرح اپنی اولاد کے سامنے سر اونچا رکھ سکو گے۔ تم کس طرح ان کی دعائیں لو گے۔ کہ بیٹا زندہ رہو۔ تمہیں ان دعاؤں کا کوئی حق حاصل نہیں ہو گا۔ بلکہ ماں کا

اس وقت یہ فرض ہو گا

کہ وہ تمہیں کہے میرے سامنے سے دور ہو جاؤ تم بزدل ہو تمہارا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو ہی دیکھ لو۔ انہوں نے اگر ایک طرف یہ کہا ہے کہ تمہاری ایک گال پر اگر کوئی شخص طمانچہ مارے تو تم اپنی دوسری گال بھی اس کی طرف پھیر دو تو دوسری طرف آپ نے یہ بھی کہا کہ اگر تمہیں کوئی چیز کہ بھی تلوار خریدنی پڑے تو تم تلوار خرید۔ اور یہ دونوں باتیں درست تھیں۔ اگر یہ دونوں باتیں متضاد ہیں تو حضرت مسیح علیہ السلام نے ان کا کیوں حکم دیا۔ اگر مسیح علیہ السلام کے لئے یہ دونوں باتیں ٹھیک ہو سکتی ہیں۔ تو ہمارے لئے بھی یہ دونوں باتیں کیوں ٹھیک نہیں ہو سکتیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک طرف اگر امن کا پیغام دیا تو دوسری طرف لڑائیاں بھی کیں۔ یہ ضروری نہیں کہ دونوں باتیں ایک ہی وقت میں ہوں بلکہ آپ نے یہ سکھایا ہے کہ

ہر ایک مسلمان کو چاہیئے

کہ وہ موقعہ کے مطابق چلتا چلا جائے۔ پس ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم حکومت کی منشاء اور تجویز کے مطابق فنون جنگ سیکھنے کی طرف توجہ کریں اور اس طرح وقت آنے پر اپنے ملک کی حفاظت کریں۔ تم شاید کہہ دو کہ ہم چندہ زیادہ دیتے ہیں لیکن اگر

احرار یورپ کے اسلام کی طرف میلان کی عظیم الشان پیشگوئی کا عملی ظہور

(از مکرم بشیر احمد صاحب زاہد گھٹیالیاں .....)

(۲)

مشہور امریکن پادری مسٹر جان ہنری بیروز ۱۸۹۶ء میں ہندوستان کا دورہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"صلیب کی چمکار کی مدد سے آج یہ تحریک ایران اور لبنان کے پہاڑوں سے ٹکرا رہی ہے یہی نہیں بلکہ اس کی چمکار کی کرنیں باسفورس کی سطح پر بھی جلوہ فگن ہیں یہ صورت حال اس مبارک دن کا پیش خیمہ ہے۔ کہ جب بالآخر قاہرہ دمشق اور تہران خداوند یسوع مسیح کی غلامی میں داخل ہوں گے۔ یہی نہیں صلیب کی کرنیں ریگستان عرب کی خاموش فضاؤں کو چیرتی ہوئی وہاں (اسلام کے مولد و مسکن) میں بھی پہنچیں گی اور یسوع مسیح اپنے شاگردوں کی شکل میں مکہ اور کعبہ میں داخل ہو گا"

(Barrows Lectures P. 23)

پھر کہتا ہے:۔

انیسویں صدی میں عیسائیت
کو جو عروج حاصل ہو رہا ہے
بہت سے عیسائیوں کی نگاہ میں
تو وہ عیسائیت کی ان فتوحات
کی ایک مدھم سی جھلک ہے۔
جو اسے بیسویں صدی میں
ملنے والی ہیں" (مدرس)

پھر اس سے بھی بڑھ کر یہ پادری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ بالا عظیم الشان انقلاب انگیز پیشگوئیوں کے خلاف بھی یہ دعوےٰ کرتا ہے۔ کہ

"اسلام ایک مشرقی مذہب
ہے یہ مغرب کی فضا میں سانس
نہیں لے سکتا اور نہ ہی یہ ہمارے
مغربی ذہنوں کو کسی صورت میں
راس آ سکتا ہے"

(Barrows Lectures. P. 21)

سوال یہ ہے کہ ایمان اور اخلاص کا کیا تقاضا ہے۔ اخلاص تو یہ چاہتا ہے کہ جو کچھ خدا مانگے وہ دو۔ یہ نہیں کہتا کہ خدا تعالےٰ جان مانگے تو تم جان نہ دو۔ اگر تمہارے اندر اخلاص ہے تو تم چندہ بھی دو گے وطن کے لئے ہر قسم کی قربانیاں بھی کرو گے۔ اور اگر تمہاری جان کی ضرورت پڑے تو بشاشت کے ساتھ تم اپنی جان بھی پیش کر دو گے۔

یہ وہ انتہائی بھیانک اور مایوس کن حالات تھے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ عظیم الشان انکشاف فرمایا کہ مستقبل قریب میں اسلام عیسائیت کے نرغے سے نکل کر خود مرکز تثلیث کو اپنے نرغے میں لے لے گا اور پھر وہ خوشکن وقت بھی آئے گا۔ جب اسلام کی نورانی کرنوں سے مرکز تثلیث کے راستباز انگریزوں کے قلوب جگمگا اٹھیں گے اور یورپ کے اہل دانش تثلیث کو الوداع کہہ کر ساغر بدست میخانۂ توحید کی طرف دیوانہ وار لپکیں گے اور آفتاب صداقت مغربی ممالک پر ضیاء بار ہو کر ظلمت و ضلالت کے پردوں کو چاک کر کے رکھ دے گا۔

دیکھنے والے دیکھ سکتے ہیں کہ آج آپؑ کی یہ پیشگوئیاں کس طرح حرف بحرف معرض ظہور میں آ رہی ہیں اور آج وہ اسلام جو انیسویں صدی کے خاتمہ پر جاں بلب تھا۔ کس طرح اکناف عالم میں ترقی کر رہا ہے اور وہی عیسائیت جس کے علمبردار یہ دعوے کر رہے تھے کہ وہ بیسویں صدی میں اسلام کو کچل کر رکھ دے گی۔ آج خود اپنی شکست کا اعتراف کر رہی ہے

ذیل میں معاصر "حمایت اسلام" لاہور سے مکرم ملک شفیق الرحمٰن صاحب کا ایک مضمون درج کیا جاتا ہے۔ جو "لنڈن کے نومسلم" کی ذیلی سرخی سے اشاعت پذیر ہوا ہے۔ جناب ملک صاحب فرماتے ہیں:۔

"اب آخر میں کچھ باتیں میں
لنڈن کے ان لوگوں کے متعلق
لکھنا چاہتا ہوں۔ جو اسلام قبول کر چکے ہیں
جہاں تک میرے مشاہدے کا تعلق ہے
اسلام قبول کرنے کے بعد ان کی سیرت
اور اخلاق میں حیرت انگیز تبدیلی
ہوئی ہے۔ سور کھانا۔ اور شراب
پینا تو انہوں نے یکلخت ترک
کر دیا ہے۔ نماز بھی پڑھتے ہیں
گو پابندی سے نہیں مگر میں نے
محسوس کیا ہے۔ کہ پابندی کی کوشش
ضرور کرتے ہیں۔ چونکہ یہ لوگ عربی
زبان سے نابلد ہیں۔ اسلئے قرآن
کریم کے انگریزی ترجمے سے
فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن ترجمے کے
سلسلے میں ایک بات خاص طور سے
توجہ طلب ہے۔ اور وہ یہ کہ
انگلستان میں قرآن کریم کے
جو ترجمے اور تفسیریں انگریزی
میں شائع ہوتی ہیں۔ ان میں اکثر
ایسی بھی ہیں جن میں اسلام کی
شکل و صورت مسخ کر کے پیش
کی گئی ہے۔ ایسا ہی غلط بلکہ غلط
ترین ترجمہ اور تفسیر ایک انگریز
(ڈاکٹر سیل) نے کیا ہے جو
انگریز تو انگریز اگر ہمارے
ملک کے مسلمان بھی پڑھیں۔ تو
انہیں اپنا ایمان سلامت لے
جانا مشکل ہو جائے"

(حمایت اسلام لاہور مجریہ ۲۲ مارچ ۱۹۵۲ء صفحہ ۱۲)

معاصر موصوف آگے چل کر "ہمارا فرض" کے تحت یورپ کے اسلام کی طرف میلان کے تذکرہ میں ہماری تبلیغی کوششوں کو سراہتا ہوا لکھتا ہے۔

"ضرورت ہے کہ ہمارے ملک کے لوگ جو دین سے محبت رکھتے ہیں اور اللہ تعالےٰ نے انہیں استطاعت بھی دی ہے۔ اس طرف توجہ فرماویں۔ قرآن کریم کے معیاری ترجمے لنڈن میں ہی شائع کرائیں اور دوسری جماعت سے کہ اس کی وسیع اشاعت کی کوشش کریں اس کے ساتھ ساتھ مجھے اپنے علماء سے بھی شکوہ ہے اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے انگلستان بلکہ سارے یورپ امریکہ اور افریقہ کو نظر انداز کر دیا ہے۔ حالانکہ ان ممالک میں تبلیغ اسلام کا بڑا وسیع میدان ہے اور اس سے ایک خاص تبلیغی جماعت پورا پورا فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اس نے لنڈن سے لے کر جرمنی۔ فرانس۔ امریکہ اور افریقہ غرض ہر جگہ اپنے تبلیغی مشن قائم کر رکھے ہیں۔ کیا ہمارے علماء کا فرض نہیں ہے کہ وہ بھی تبلیغ اسلام کے لئے باہر نکلیں یا کم از کم انگریزی تعلیم یافتہ لوگوں کو دینی اور تبلیغی تربیت دے کر ان ممالک میں بھجوائیں۔ ہمارے ملک کے صاحب ثروت حضرات کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ انگلستان کی فضا اسلام کی تبلیغ کے لئے خوب موافق آئے گی"

(حمایت اسلام لاہور مجریہ ۲۲ مارچ ۱۹۵۲ء صفحہ ۱۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مذکورہ بالا پیشگوئیوں کے عملی ظہور کا اس سے بڑھ کر شاندار اعتراف کیا ہو گا۔

السابقون الاولون کی تازہ فہرست

جو احباب اپنا وعدہ تحریک جدید اداً ئل میں ہی کلی طور پر ادا فرما رہے ہیں وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک ارشاد کی روشنی میں السابقون الاولون کہلانے کی سعادت حاصل کر لیتے ہیں۔ اشاعت اسلام کے لئے ان کی یہ قربانی ساری جماعت کی دعاؤں کی متقاضی ہوتی ہے۔ اس ضمن میں متعدد قسطیں بفضلہ شائع ہو چکی ہیں۔ ذیل میں تازہ فہرست ہدیہ قارئین کی جاتی ہے قارئین کرام سے ان کے لئے خاص دعاؤں کی درخواست ہے (وکیل المال اول تحریک جدید)

نام	روپے	نام	روپے
حکیم محمد سعید صاحب مونگ گجرات	۶—۱۰	اہلیہ جمعدار نعمت اللہ خانصاحب مانسہرہ	۹—۰۰
رسول بی بی صاحبہ	۲—۸	اہلیہ ثانی مولوی مولا بخش صاحب پشاور	۵—۰۰
والدہ کیپٹن بشیر احمد صاحب دھوریہ	۲۵—۰۰	والدین " "	۵—۰۰
چوہدری محمد اشرف صاحب امیر جماعت کریانوالہ	۱۰—۰۰	حبیب الرحمٰن خانصاحب ہمو خاندان "	۹۰—۰۰
چوہدری بشارت احمد صاحب گوڑیالہ	۱۳—۰۰	عبدالسمیع صاحب "	۵—۸
حافظ امام الدین صاحب "	۱۰—۰۰	سیٹھی عبدالحمید صاحب "	۱۲—۰۰
جمعدار نعمت اللہ خانصاحب پنشنر مانسہرہ	۲۳—۰۰	بختیار احمد خان صاحب پشاور	۱۶۵۰—۰۰
ناصرہ بیگم صاحبہ ہیڈ معلمہ ایبٹ آباد	۱۱۳—۰۰	چوہدری محمد اسلم صاحب اوورسیر "	۱۵—۰۰
چوہدری محمد حسین صاحب پیر بڈ بادہ پشاور	۹	سارجنٹ عبدالرحمٰن خانصاحب "	۳۳—۰۰
چوہدری عنایت اللہ صاحب حصاری بالاکوٹ	۱۷—۰۰	شیخ خلیل احمد صاحب پشاور	۷—۰۰
اہلیہ و بچگان " "	۱۰—۴	چوہدری لطیف احمد صاحب انجینئر تربیلا ڈیم	۴/۱۲
		طفیل محمد صاحب معہ والدین پشاور	۴/۴

عسر اور یسر ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے گھر کا خیال رکھنے والے مخلصین

سیدنا حضرت اقدس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

نمبر	نام	رقم
۲۴۹	محترمہ وحیدہ زبیدہ گوگی ایلی پارک لاہور	۱—۰۰
۲۵۰	مکرم نذیر احمد صاحب منڈی بہاءالدین ضلع گجرات	۴—۰۰
۲۵۱	احباب جماعت سرگودھا شہر بذریعہ مکرم محمد عالم صاحب	۴۰—۵۰
۲۵۲	مکرم حضرت مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم۔ ربوہ	۵—۰۰
۲۵۳	" چوہدری محمد الدین صاحب دفتر وصیت ربوہ	۲—۰۰
۲۵۴	" ڈاکٹر محمد نواز صاحب لیاقت پور ضلع بہاولپور	۱۰۰—۰۰
۲۵۵	" نور محمد صاحب بھوما لوادہ ضلع سیالکوٹ	۲—۰۰
۲۵۶	" نذیر احمد صاحب خادم گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ	—۰۰
۲۵۷	" چوہدری غلام حسین صاحب باجوہ کچا کھوہ ضلع ملتان	۱۲—۰۰
۲۵۸	" عاشق محمد صاحب چک $\frac{56}{R-B}$ ضلع لائلپور	۱—۰۰
۲۵۹	" محمد شریف صاحب۔ عینو والی۔ ضلع سیالکوٹ	۹—۰۰
۲۶۰	احباب جماعت چک $\frac{61}{ج ب}$ دھرور ضلع لائلپور بذریعہ ولی محمد صاحب	۱۸—۵۰
۲۶۱	مکرم ماسٹر عبدالعزیز صاحب چک $\frac{245}{E-B}$ ضلع منٹگمری	۱—۰۰
۲۶۲	" حکیم فضل محمد صاحب پبی ضلع پشاور	۵—۰۰
۲۶۳	" اللہ بخش صاحب ڈولہ مہر چند ضلع منٹگمری	۳—۰۰
۲۶۴	احباب جماعت کراچی۔ بذریعہ مرزا عبدالرحمٰن صاحب	۲۳—۰۰

سپیریر فارسٹ سروس کورس سنہ ۶۳-۱۹۶۱ء

ویسٹ پاکستان پبلک سروس کمشن۔ امتحان مقابلہ:۔ لاہور حیدر آباد۔ پشاور۔ اگست کے چوتھے ہفتہ میں ۲۴ پوسٹیں مع ٹریننگ۔ تقرری پر تنخواہ ۳۵۰—۲۵—۵۰۰/۳۵—۸۵۰/۵۰—۱۰۰۰

شرائط:۔ پانچ سال سروس کا معاہدہ۔ سائنس یا ایگریکلچر ڈگری سیکنڈ ڈویژن۔

عمر $\frac{1}{61}$ ۱ کو ۱۹ تا ۲۶

درخواست کے لئے آخری تاریخ $\frac{3}{61}$ ۳۰ فارم درخواست سلیبس وکوائف پہلے ۴ پیسے کی ٹکٹوں والا واپسی لفافہ بھیجیں (پ۔ ٹ $\frac{7}{61}$ ۱۱)

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

یہ ایک عظیم الشان دور ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں۔

"دوست اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ موجودہ دور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دور ہے یہ بھی ایک عظیم الشان دور ہے اور اس کے کاموں کا اثر قیامت تک رہنے والا ہے۔ اس لئے جو شخص آج اس دور کے کسی اہم کام میں حصہ لیتا ہے۔ اور اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق قربانی کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے بہت بڑا اجر پانے کا مستحق ہے۔"

جو دوست ابھی تک اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے وہ اس مقدس آواز پر فوری لبیک کہہ کر خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

جامعہ احمدیہ کی مطبوعات

(۱) اسلامی معاشرہ۔ از مولانا غلام باری صاحب سیف۔ قیمت ۴ر فاضل مصنف نے اسلامی معاشرہ کے زریں اصولوں کو نہایت لطیف رنگ میں پیش کیا ہے۔ ہر احمدی فرد کا ان سے متعارف ہونا ضروری ہے۔

(۲) انجیل مرقس کا آخری ورق۔ یہ تحقیقی مضمون مکرم جناب شیخ عبدالقادر صاحب لائلپوری کی عبارت کے بارے میں گراں قدر تحقیقات کا مرہون منت ہے اس میں فاضل محقق نے انجیل مرقس کی موجودہ آخری بارہ آیات کے متعلق یہ اہم انکشاف کیا ہے۔ کہ یہ بعد کی تحریف ہیں اور یہ کہ اصل آیات حضرت مسیح ناصری کے واقعہ صلیب کے بعد مشرق کی طرف آنے اور اپنا پیغام پہنچانے کا ثبوت بہم پہنچاتی ہیں قیمت ۴ر

(۳) اسلام اور غیر مسلم رعایا۔ از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۱۳۶ صفحات کی یہ کتاب غیر مسلم رعایا کے حقوق کی حفاظت۔ اسلامی معاشرہ مساوات اور جزیہ کے متعلق اسلامی احکام کا ایک تفصیلی جائزہ پیش کرتی ہے۔ قیمت ۱۲ر ۲۵ سے زائد لینے پر محصول ڈاک بذمہ ادارہ۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ)

ڈائرکٹریٹ آف ایجوکیشن آزاد کشمیر

مندرجہ ذیل کورسز میں باشندگان ریاست کے لئے اسامیاں ریزرو ہیں۔

۱۔ بی ایس سی اینیمل ہسبنڈری ڈسٹ کسٹ کورسز گورنمنٹ کالج اینیمل ہسبنڈری لاہور
۲۔ " انجینئر ایگریکلچر کالج لائلپور۔ پشاور۔ ٹنڈو جام
۳۔ ڈپلومہ کورس این۔ ای۔ ڈی انجینئرنگ کالج کراچی۔ ۴۔ اوورسیر کورس رسول
۵۔ ٹیکنیکل ٹریننگ۔ پولی ٹیکنک انسٹیٹیوٹ راولپنڈی۔ پشاور۔ کراچی۔ سیالکوٹ۔ لاہور
۶۔ " آرٹیزن کورس۔ نیشنل کالج آف آرٹس لاہور

درخواستیں (دستی لکھی ہوئی) $\frac{2}{61}$ ۱۵ تک بنام ڈائرکٹر آف ایجوکیشن آزاد گورنمنٹ جموں و کشمیر مظفر آباد۔

کوائف مطلوبہ (۱) امیدوار اور امیدوار کے والد کی ڈومیسائل کا سرٹیفکیٹ مصدقہ ڈپٹی کمشنر آزاد کشمیر (۲) سند میٹرک۔ کیریکٹر و ہیلتھ سرٹیفکیٹ (۳) فیس پانچ روپے (پ۔ ٹ $\frac{2}{61}$ ۱۰) (ناظر تعلیم)

انصار اللہ

تمباکو نوشی لغو امر ہے ایک شخص نے حضرت مسیح موعودؑ سے سوال کیا۔ کہ سنا گیا ہے کہ آپ نے حقہ نوشی کو حرام فرمایا ہے:۔

حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا "ہم نے کوئی ایسا حکم نہیں دیا۔ کہ تمباکو پینا مانند سؤر اور شراب کے حرام ہے ہاں ایک لغو امر ہے اس سے مومن کو پرہیز چاہیئے۔ البتہ جو لوگ کسی بیماری کے سبب مجبور ہیں وہ بطور دوا وعلاج کے استعمال کریں۔ تو کوئی حرج نہیں۔" (فتاویٰ احمدیہ بحوالہ البدر ۲۷ مئی ۱۹۰۲)

اطاعت حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ خدا نے ہمیں صاف تعلیم دیتا ہے۔ کہ جس بادشاہ کے زیر سایہ امن کے ساتھ بسر کرو۔ اس کے شکر گزار اور فرمانبردار رہو۔ ..... سو اگر ہم سرکشی کریں۔ تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں اس صورت میں ہم سے زیادہ بددیانت کون ہو گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے قانون اور شریعت کو ہم نے چھوڑ دیا" (شہادۃ القرآن ص)

(قائد تربیت انصار اللہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر بتفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۱۴۹ میں غلام احمد مہاجر کشمیری ولد فضل محمد صاحب قوم چوہدری محل پیشہ زمیندارہ عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۶ء ساکن گرمولا ورکاں ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ⁄ ۶ / ۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں صرف چار ایکڑ اراضی عارضی الاٹمنٹ گورنمنٹ پاکستان کی طرف سے ملی ہے اس پر میرا گذارہ ہے۔ اس الاٹمنٹ کی آمد سالانہ مبلغ یکصد روپیہ بعد از خرچ حاصل کرتا ہوں۔ میں تازیست سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد و آمد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع جو بھی ہوگی مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت پر جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف

عبد الغفار ولد عبد الرحیم جماعت احمدیہ گرمولا ورکاں

العبد: غلام احمد ولد فضل محمد مہاجر کشمیری ساکن گرمولا ورکاں (نشان انگوٹھا)

گواہ شد: بقلم خود خواجہ عبد العزیز ولد غلام احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گرمولا ورکاں تحصیل و ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

نمبر ۱۶۱۵۱ میں نیاز محمد ولد نبی بخش قوم جٹ کولار پیشہ دکانداری۔ عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۲ / ۱۲ ساکن چک ۴۶ / D-B ڈاکخانہ چک ۲۶ / D-B ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ / ۶۱ / ۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت ۱۵ ایکڑ اراضی بارانی ہے جس کی قیمت اس وقت مبلغ بائیس صد روپیہ ہے جو محکمہ T.D.A کی طرف سے غیر مستقل الاٹ شدہ ہے۔ اور قیمت ادا ہونے پر مستقل ہوگی۔ ایک عدد گھر اس کی مالیتی مبلغ ۸۰/- روپے کی ہے۔ مگر میرا گذارہ میری آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ اراضی مذکورہ مبلغ ۳۵۰/- روپے سالانہ ہے اور آمد دکان مبلغ ۲۰/- روپیہ گورنمنٹ پنشن ۲۵/۶ روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد و آمد جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق [illegible]

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد نیاز محمد بقلم خود

گواہ شد ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید چک ۳۹ / D-B ڈاکخانہ ۳۶ / D-B ضلع سرگودھا

گواہ شد محمد ابراہیم سیکرٹری مال چک ۳۹ / D-B

P.O چک ۳۶ / D-B ضلع سرگودھا

نمبر ۱۶۱۵۲ میں غلام رسول شاکر ولد چوہدری محمد حسین صاحب قوم مہار پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۶۸ مراد ڈاکخانہ بنگلہ ڈیرہ ورانہ ضلع بہاولنگر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مئی ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۰/- روپے اور ۲۵/- روپے مہنگائی الاؤنس ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد غلام رسول شاکر انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد۔ خلیل احمد کارکن لنگر خانہ ربوہ

گواہ شد مسعود احمد دفتر بیت المال ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد۔ سلطان احمد انسپکٹر بیت المال موصی ۶۲۷۶

نمبر ۱۶۱۵۳ میں بشیر احمد طاہر ولد میاں محمد مغل صاحب مرحوم قوم اعوان پیشہ طالبعلم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ محمد یار ڈاکخانہ چنیوٹ ضلع جھنگ صوبہ سابق پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ / ۶۱ / ۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے ...... میری صرف اس وقت ماہوار آمد جو کہ وظیفہ کے طور پر ملتی ہے مبلغ ۴۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا

ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو یا پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میرے مرنے کے بعد ہوگی

العبد خاکسار بشیر احمد طاہر ولد محمد مغل صاحب مرحوم موضع کوٹ محمد یار تحصیل و ڈاکخانہ چنیوٹ ضلع جھنگ پاکستان

گواہ شد۔ عبد الرشید محمد ربوہ نظارت علیا۔ صدر انجمن احمدیہ

گواہ شد۔ مبشر احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ چنیوٹ محلہ گڑھا ضلع جھنگ۔

نمبر ۱۶۱۵۴ میں مستری محمد زمان ولد منیر خان قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۱ء ساکن ساہووالی ڈاکخانہ مغلپورہ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مئی ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ چار کنال اراضی بارانی پہاڑی واقع چھجیاں تحصیل ہری پور ضلع ہزارہ ہے۔ جس کی قیمت بازاری بھاؤ کے مطابق ۲۰۰/- فی کنال کے حساب سے ۸۰۰/- ہے۔ جو کہ میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے

جو کہ اس وقت بذریعہ ملازمت تقریباً ۱۰۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ راقم الحروف۔ منور احمد جاوید نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ

العبد: مستری محمد زمان ولد منیر خان مکان ۳۲ گلی نمبر ۳۔ ساہووالی مغلپورہ لاہور۔ گواہ شد: محمد عبد اللہ ولد میاں محمد الدین صاحب۔ جنرل سیکرٹری۔ جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور

گواہ شد: سید ولایت شاہ ولد سید رحیم شاہ مرحوم کارکن دفتر وصیت۔

درخواست دعا

محترمہ امۃ الحی صاحبہ بنت سیٹھی خلیل الرحمن صاحب جہلم عرصہ تین چار برس سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اب پہلے کی نسبت کو افاقہ ہے۔ لیکن کلی شفایابی نہیں ہوئی۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار عبد الحلیم ایم اے جہلم

اقتصادی مسائل حل نہ ہوئے تو اشتراکیت غالب آجائے گی

امریکی کانگرس کے مشترکہ اجلاس سے صدر ایوب کا خطاب

واشنگٹن ۱۴ ر جولائی صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کہا ہے کہ ان کا ملک آئندہ پندرہ بیس سال میں اپنے اقتصادی مسائل حل نہ کر سکا تو اس پر اشتراکیت غالب آجائے گی۔

صدر ایوب خان نے کل امریکی کانگرس کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اپنے ملک کے لئے امریکی امداد کی پرزور وکالت کی۔ انہوں نے کہا آپ ہمارے ملک کو طاقتور بنا کر خود طاقت حاصل کریں گے انقلاب کے بعد پاکستان کے ارتقاء پذیر آئینی نظام کا خاکہ بیان کرتے ہوئے صدر پاکستان نے اس رائے کا اظہار کیا کہ بنیادی جمہوریتوں کا نظام ابھرتے ہوئے ملکوں کے لئے ایک نمونے کا کام دے گا۔

صدر ایوب نے پرزور الفاظ میں کہا ایشیا میں اگر کوئی گڑبڑ ہوئی تو امریکہ جس واحد ملک کا سہارا لے سکے گا اور جو واحد ملک آپ کا ساتھ دے گا وہ صرف پاکستان ہے۔ آپ نے کہا پاکستان ایشیا میں امریکہ کا سب سے مضبوط اور قابل اعتماد حلیف ہے انہوں نے امریکہ کو یہ تنبیہ بھی کی کہ دنیا بھر میں آپ جو دعوے چاہیں کریں لیکن براہ کرم ایسے اقدامات نہ کیجئے جن سے ہمارے مسائل زیادہ دشوار ہو جائیں اور ہماری سلامتی کے لئے خطرہ پیدا ہو جائے۔ آپ جب تک یہ بات یاد رکھیں گے مجھے یقین ہے کہ ہماری دوستی زیادہ مضبوط ہوتی جائے گی۔

صدر ایوب نے جب اپنی تقریر کے آغاز میں کہا کہ میں پاکستان سے آیا ہوں جو امریکہ کا حلیفہ اور آپ کے ملک کا دوست ہے تو ایوان تالیوں سے گونج اٹھا۔ صدر پاکستان نے اپنی تقریر کے شروع میں ان اسباب پر بحث کی جو ان کے ملک میں انقلاب پر منتج ہوئے تھے انہوں نے یہ بھی بتایا کہ پاکستان ۱۹۴۷ء میں مسلمانوں کے مطالبہ پر قائم کیا گیا تھا اور ایک علیحدہ وطن کے مطالبہ کی بنیاد تعصب اور تنگ نظری پر نہیں تھی بلکہ اس کا مقصد ان لعنتوں سے بچنا تھا اس کے بعد صدر نے ان مختلف اقتصادی، معاشرتی اور سیاسی مسائل کا خاکہ پیش کیا جن سے ان کا ملک حصول آزادی کے بعد دوچار ہوا تھا۔ اور جو ۱۹۵۸ء میں انقلاب پر منتج ہوئے اور صدر ایوب برسراقتدار آئے۔

صدر ایوب نے اس کے بعد اپنی حکومت کے مختلف اقدامات کی تفصیل بیان کی جب انہوں نے اعلان کیا کہ ان کے ملک میں زرعی اصلاحات بہت کامیاب ہوئی ہیں اور اس طرح پاکستان اس بے چینی سے بچ گیا جو اصلاحات کے بغیر ناگزیر تھی تو ایوان میں پر جوش نعرہ ہائے تحسین بلند کئے گئے پھر صدر ایوب نے ان پر امن ذرائع کا تذکرہ کیا۔ جو ان کی حکومت نے مخالف عناصر سے نپٹنے کے لئے اختیار کئے تھے انہوں نے کہا کہ کسی کو گولی کا نشانہ بنانا انتہائی احمقانہ بات ہے اور منفی اقدامات کی بجائے مناسب یہی ہے کہ ہر شخص مستقبل کی فکر کرے۔

جمہوری اصولوں کی پرزور وکالت کرتے ہوئے صدر پاکستان نے کہا کوئی جمہوریت اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک اس کی جڑیں لوگوں کے دلوں اور ان کی زندگی میں نہ ہوں ان کے قول پر

(باقی دیکھیں کالم ۲ کے نیچے)

دوبارہ بلند آہنگ نعرہ ہائے تحسین بلند کئے گئے کہ جب تک لوگوں کو اپنی رائے کے اظہار اور اپنے آقاؤں کو بدلنے کی آزادی حاصل ہے جمہوریت لازمی طور پر محفوظ رہے گی۔ صدر ایوب نے اس سے قبل پاکستان کے نئے انتخابی نظام کی تفصیل بیان کی تھی۔

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

میں سے سولہ سال گزر گئے۔ ظلمت انتہا تک پہنچ گئی اور کوئی نہ آیا۔ جو اصلاح کرتا۔ یہ لوگ ذرا بھی انصاف نہیں کرتے۔ مجھ پر اعتراض کرتے کرتے خدا پر اعتراض جا کرتے ہیں کیونکہ میں نے تو ہر کچھ بنایا نہیں اور خدا نے بنانے والا بھیجا نہیں۔ بلکہ باوجود اس کے کہ اور ضرورتیں اگر چھوڑ بھی دی جاویں تو ان ناعاقبت اندیش معترضوں کے موافق ایک گمراہ کرنے والا بھی آگیا۔ اور پھر بھی وہ اصل مہدی نہ آیا۔ اور نہ خدا نے اسے بھیجا۔ چودھویں صدی کو مبارک سمجھتے تھے پر کیا خاک مبارک نکلی۔ جبکہ ایک دجال آگیا !!! صدیق حسن اور عبدالحی جو دعوے کرنے والے تھے وہ صدی کے سر پر ہی فوت ہو گئے ورنہ شاید وہی ان لوگوں کا سہارا ہوتے۔ لیکن خدا نے اپنے فضل سے دکھا دیا کہ یہ کام ان کا نہ تھا بلکہ کسی اور کا۔"

ولادت

میرے ماموں مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب آف سماعیلہ ضلع گجرات کو اللہ تعالیٰ نے ۳۔ جولائی کو چوتھا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ (عطاء اللہ مطیع ربوہ)

وقفِ جدید ایک شاندار تحریک

وقف جدید کے ذریعہ اشاعت اسلام اور اشاعت قرآن کا کام سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد خلافت کا عظیم الشان کارنامہ ہے۔ ملک بھر میں تعلیم قرآن اور تربیت کا کام بڑی کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ وقف جدید کی تحریک بھی ایک اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ اسے کامیاب بنانے کی پوری کوشش کرو۔ اپنے اندر بیداری پیدا کرو۔ اور دین کی خدمت کے لئے آگے بڑھو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو انشاء اللہ بہت جلد دنیا میں ہر جگہ اسلام کا جھنڈا اونچا ہو گا۔ اور کفر دم توڑ رہا ہو گا۔

(خطبہ جمعہ الفضل ۲۲/۱/۵۸)

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴